نقش آغاز

افغانستان کی تحریک طالبان اور امارت اسلامی افغانستان
ملامحمد ربانی اور مولانا سمیع الحق کا خطاب

پچھلے ہفتہ افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی تحریک طالبان اور اسلامی امارت افغانستان کے اہم زعماء ، وزراء کابینہ کے ساتھ پاکستان کا اہم دورہ کیا ۔ قیام اسلام آباد کے دوران ۲۵ مارچ کی شام کو اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق نے علماء اور اہم صحافی حضرات کے تقریباً ستر رکنی وفد کے ساتھ ملا ربانی اور ان کے ساتھیوں کے درمیان ایک نشست ہوئی ۔ اس تعارفی اور استقبالیہ نشست میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ خطاب اور جواب میں ملامحمد ربانی صاحب کے خطاب سے تحریک طالبان کے اہم اہداف ومقاصد ، حکومتی طریق کار ، آئندہ عزائم پر روشنی پڑتی ہے ۔ وہ دونوں تقاریر اور خطابات من وعن شائع کیے جارہے ہیں ۔ (ادارہ)

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میرے واجب الاحترام عزت مآب جناب ملامحمد ربانی صاحب حفظہ اللہ اور میرے محترم علماء کرام ومہمانان گرامی یہ ہمارے لئے انتہائی خوشی اور سعادت کا موقع ہے کہ آج ہم اپنی سرزمین پاکستان میں اور پھر اپنے ساتھ ایک ایسی جماعت حقہ کو دیکھ رہے ہیں ۔ جنھوں نے صدیوں بعدالحمدللہ اس گلشن محمدیؐ کو جو امت محمدیؐ کا اثاثہ ہیں یعنی اسلامی ممالک اس ایک ملک میں شریعت محمدیؐ کی روشنی میں اسلامی نظام کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت اور امارت قائم کردی ہے ۔ یہ خواب صدیوں کا خواب تھا اور جس کو پورا عالم کفر متفق ہوکر شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیتا اور جہاں اس نے قدم جمائے تھے ؛ جہاں اس کے استعماری اور سامراجی ایجنٹ تھے تقریباً ۵۲ ، ۵۳ اسلامی ممالک سب کے سب ان کے نرغے میں تھے اور مسلمان اپنی دین ، اپنی شریعت ، اپنے نظام کیلئے تڑپتے ہوئے بھی اس سے محروم رکھے گئے ہیں ۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے علیٰ رغم الیہود والنصریٰ ، علی رغم الامریکہ والبرطانیہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اٹھایا ، آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو توفیق دی اور آپ نے ایک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام کا اعلان فرمایا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی قربانی کا نتیجہ جو عظیم جہاد افغانستان کی شکل میں چودہ ، پندرہ سال دی گئی اور پندرہ لاکھ سے زیادہ افراد شہید ہوئے ، لاکھوں افراد برباد ہوگئے ۔ افغانستان کے غیور مسلمانوں نے علماء ، طلباء اور دیندار لوگوں نے

مسلسل ایک جہاد سے عزیمت واستقامت کا ایک ایسا عظیم باب رقم کیا کہ میرے خیال میں پوری تاریخ میں اتنی طویل قربانی نہیں دی گئی ۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جاں بحق ہونیوالے افراد کا جذبہ ایمان تھا ، جس نے روس جیسے سپرطاقت کو تہس نہس کیا ۔ اس کے بعد ان کی قربانیوں کی بدولت افغانستان آزاد ہوا ۔ پھر بدقسمتی سے جہادی قوتوں نے اس عظیم قربانیوں کا احساس نہ کیا اور آپس کے جھگڑوں میں پڑھ گئے ۔ اور خانہ جنگی شروع ہوگئی ۔ ہم لوگ پریشان تھے ۔ ہماری کوششیں اس وقت بھی تھی ۔ جہادی قوتوں کے سارے اکابر ہمارے بھائی تھے ۔ انہوں نے اچھا رول ادا کیا تھا ۔ لیکن جب لڑپڑے ہم نے پھر اصلاح کی کوششیں کی ۔ یہاں کے بہت سے مخلص لوگ جن میں سے ایک جنرل (ر) حمید گل صاحب جو یہاں بھی تشریف فرماہیں ، علماء کرام نے حتیٰ کہ خانہ کعبہ کے امام کو لیکر وہاں بار بار لے گئے کہ یہ لوگ آپس کی خانہ جنگی ختم کرکے اسلامی نظام نافذ کرے ۔ امن قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت آزادی کی قدر کریں ۔ لیکن افسوس ساری چیزیں رائیگاں گئیں ۔ ہم پریشان تھے کہ یا اللہ اتنی بڑی قربانی امت کی کیسے ضائع ہورہی ہے ۔ پندرہ لاکھ شہید ہوگئے اور میں سوچتا ہوں کہ یا اللہ تیرے دین کیلئے اس سے بڑی قربانی کون دیگا ۔ بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ وہ قربانی ضائع ہورہی ہے ۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ظہور پذیر ہوئی اور وہاں کے بچے طالبان جو باہر کی کوئی قوت نہیں تھی ، وہاں کے نونہال تھے ، وہاں کے دین کیلئے سرفروشی کا جذبہ رکھتے تھے اور پندرہ سالہ جہاد میں مسلسل حصہ لے چکے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ایک مثالی صورت پیدا کی کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا سب سے بڑا ہتھیار آپ کا نصرت خداوندی رہا ۔ جب سے طالبان اٹھے ہیں نہ خانہ جنگی ہوئی نہ محاذآرائی ہوئی نہ خون بہا اللہ تعالیٰ نے نصرت کے دروازے کھول کر پوری زمین ان کیلئے مسخر کردی اور آج الحمدللہ ایک اسلامی حکومت قائم ہوچکی ہے ۔ طالبان کے بارے میں یہاں بھی پہلے مختلف خدشات تھے ، غلط فہمیاں تھیں لوگوں کو حقائق کا پتہ نہیں تھا اور پروپیگنڈے کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا لیکن الحمدللہ کہ اب وہ بادل سارے چھٹ رہے ہیں ۔ غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں اور دشمن کا سارا پروپیگنڈہ بےاثر ہورہا ہے اور اب پاکستانی مسلمان ، عوام ، علماء بھی بڑی محبت سے آپ کو دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آخری ایک قدم تھا جس کے ذریعہ امن قائم ہوسکتا ۔ طالبان کا کردار اگر یہاں سامنے نہ آتا تو یہ خونریزی کب تک جاری رہتی اور ہمیں فکر تھا کہ خدا نہ کرے دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے ، لیکن آپ حضرات کی بروقت اقدام نے افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بھی بچالیا اور وہاں امن قائم کردیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورا عالم اسلام کو ایک نئی آس مل گئی ہے ۔ پورا عالم اسلام ایسے

حالات میں جھکڑا ہوا ہے کہ اپنے دین، اپنی تشخص، اپنے اسلام اور اپنے اسلامی نظام کی بقاء کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دشمن ہر جگہ امریکہ کے نیوورلڈ آرڈر کے شکل میں برسرپیکار ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے سیاست دانوں نے جبکہ ہمیں مایوس کیا جیسے آپ کے لیڈروں نے قوم کو مایوس کیا ہے ،اسی طرح ہم بھی ایسے لیڈروں میں پھنسے ہوئے ہیں جن سے سوائے مایوسی کے، بربادی کے عوام کو کچھ نہیں مل سکا۔ اب ایک آس ہمیں بھی لگ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ایسی صورت میں بھی شامل ہوسکتی ہے کہ اچانک " شخصے از غیب بیروں آمد وکارے بکنید" ہمیں بھی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی ایسے ایک انقلابی قوت کو پیدا کردیگا جو یہاں پر اسلامی نظام کے نفاذ کا ذریعہ بن سکے۔ آپ ایک نازک تجربے سے گذر رہے ہیں۔ بڑا امتحان بھی ہے آپ کیلئے اور آپ کی اس امتحان میں سرخروی عالم اسلام کی سرخروی ہے اور خدا نہ کرے اگر اس امتحان میں ڈگمگاہٹ آئی، سرخروی نہ ہوئی تو وہ ہم سب پورے ملت مسلمہ کی ناکامی ہوگی۔ اور پھر نیوورلڈ آرڈر اور کافروں کیلئے کوئی راستہ روکنے والا نہیں ہوگا۔ اس لئے ہر ہر لمحہ پر ہماری ہمدریاں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ہر جگہ اپنے آپ کو آپ کا سپاہی سمجھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے۔ دنیا پروپیگنڈہ کررہی ہے اور ایسے ایسے شرمناک پروپیگنڈے ہیں یورپ کا کہ ہمارے پاس یورپ کے اکثر لوگ آتے رہتے ہیں اکوڑہ خٹک۔ طالبان کی نسبت کی وجہ سے تمام یورپ کے میڈیا والے روزانہ وہاں پہنچتے ہیں کل بھی امریکہ کی ایک ٹیم آرہی ہے کہ طالبان کی اس مرکزی درسگاہ سے طالبان کے حالات معلوم کرسکیں وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ طالبان کیا ہیں؟ طالبان کے بارے میں یہ تصور بھی ان کا نہیں ہے کہ یہ انسانوں کی طرح کوئی مخلوق ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ہاں بی بی سی لندن کی ایک ٹیم آئی وہ طلبہ کے نام پوچھتے۔ تو عبدالرحمن، عبدالعزیز نام سن کر حسرت سے کہنے لگے کہ اچھا ان کے نام بھی ہوتے ہیں اور کہا کہ ہمارے ہاں تو یہ تصور ہے کہ یہ جنگلی مخلوق کی طرح کوئی بےنام ونشان مخلوق ہیں۔ یہ سارا طوفان جو اٹھایا گیا ہے یہ اسلام دشمنی کیوجہ سے ہے ان کو پتہ ہے کہ یہی صحیح مسلمان ہیں، یہی صحابہ کرامؓ کے اسوہ نمونہ پر چل کر اللہ اکبر اور جہاد کا نام لیکر جب قیصروکسریٰ جیسی قوت کے تاج وتخت کو تاراج کردیا وہ آخر تک کوشاں رہے کہ ایسی کوئی جماعت نہ اٹھے اور جب جماعت اٹھ کھڑی ہوئی تو آپ کے خلاف طوفان بھی لازماً اٹھے گا۔ ہم آپ کا دفاع کرتے رہتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں کہ نہ وہ خواتین کے تعلیم کے خلاف ہیں اور نہ وہ بنیادی حقوق کے خلاف ہیں۔ انہوں نے تو بنیادی حقوق کا تحفظ کیا۔ حقوق پہلے کسی انسان کے نہیں تھے۔ کوئی محفوظ نہیں تھا۔ گلی گلی محلہ محلہ ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔ ہزاروں قتل ہورہے تھے۔ امریکہ اس وقت خوش تھا۔

عورتیں محفوظ نہیں تھیں ان کی عصمتیں لٹ رہی تھی ۔ طالبان آئے تو آج کوئی کسی عورت کو آنکھ اٹھاکر نہیں دیکھ سکتا ۔ الحمدللہ وہاں اتنا امن وامان ہے کہ کوئی کلاشنکوف لیکر نہیں سکتا ۔ نہ آج کوئی چوری اور قتل کرسکتا ہے ۔ امیرالمومنین ملامحمد عمر مجاہد صاحب کو ہم نے خود دیکھا کہ قندھار میں غروب کے بعد جنگل میں ایک گاڑی آئی ہم نماز پڑھ رہے تھے ہم نے کہا کہ یہ کون ہے ؟ لیکن جب گاڑی رکھ گئی تو ملاعمر صاحب خود گاڑی چلاتے ہوئے ایک گاؤں سے آرہے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ میں رات کو دیہات میں جاتا ہوں میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کا حال دریافت کروں ۔ مگر ایک طوفان ، پروپیگنڈہ اٹھا ہے اور اس کا آپ نے توڑ کرنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہاں کی صحیح تصویر ، صحیح رخ باہر دکھائیں ۔ الحمدللہ اس وقت پوری دنیا میں واحد ملک افغانستان ہے جو امریکہ کا مقروض نہیں ہے ۔ سوکھی روٹی کھالیتے ہیں لیکن امریکہ سے بھیک نہیں مانگتے ۔ پریس اور علماء کا فریضہ ہے کہ وہ طالبان کا صحیح رخ دنیا کے سامنے پیش کریں ۔ ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم یورپ کے پروپیگنڈے کا توڑ کریں اور ان کو بتلائیں کہ یہاں کالج بھی ہیں ، یونیوسٹیاں بھی ہیں ، میڈیکل کالج بھی ہیں اور یہ باہر سے زیادہ فعال ہیں ۔ درجنوں طالبعلموں کو میں خود داخلہ کیلئے بھیج چکا ہوں ۔ وہاں خواتین کو گھر بیٹھ کر تنخواہیں دی جارہی ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم انشاء اللہ خواتین کیلئے باپردہ شریعت کے حدود کے اندر تعلیمی ادارے قائم کریں ۔ لیکن ساری دنیا ان کے خلاف ہیں کفری دنیا کا سب سے بڑا ٹارگٹ طالبان ہیں ۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ صدر کلنٹن کی بیوی کو سیاست سے کیا تعلق ہے ۔ کلنٹن کی بیوی ہلیری خود کیا کیا بک رہی ہے ، نہ تو وہ صدر ہے نہ اسٹیٹ کی کوئی عہدیدار ہے ۔ مگر کلنٹن کے گھرماتم آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ طالبان سفاک ہیں ، درندے ہیں ، خون خوار ہیں ۔ جن لوگوں نے امن قائم کیا ، جنکی وجہ سے خون بہنا بند ہوگیا ، جنکی وجہ سے اسلامی نظام قائم ہوا ، اس کے بارے میں اتنی بڑی قوتیں پریشان ہیں ۔ تو یہ سب ان کی حقانیت کی دلیل ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صحافی ، دانشور وہاں جاکر صحیح جائزہ لیں ان کی جو خوبیاں ہیں اور جس انداز سے استقامت وایثار سے یہ لگے ہیں ان ساری چیزوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں ، کیونکہ میرے دوستو ! ہم یہاں پاکستان میں جن حالات سے گذر رہے ہیں وہ ایسے حالات کیطرف جارہا ہے کہ کسی انقلابی قوت کی ہمیں ضرورت پڑے گی ، نوجوانوں کی ضرورت پڑے گی ، سکولوں سے ، یونیورسٹیوں سے اور مدرسوں سے اس ملک کو بچانے کا فریضہ اور کرینگے ۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہوگا ۔ نہ یہ موجودہ سیاست ہمیں بچا سکتی ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک انقلابی مثال ہمارے سامنے ہے اگر اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے تو یہ انقلابی عمل